سوال

(846) مرد اُستاد سے عورتیں تعلیم حاصل کر سکتی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرد اُستاد سے عورتیں تعلیم حاصل کر سکتی ہیں؟ اگر وہ تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو اُستاد اور شاگرد کے درمیان الگ پردہ لگانا ضروری ہے یا صرف شاگرد عورتیں اپنی چادروں میں ہی پردہ کر لیں۔ (میاں سرفراز اسلم سلفی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اُستاد مرد آیت:

[{وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝} [سورۃ النور: ۱۸، ۳۱]

''اور مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبان پر اپنی اوڑھنیوں کے بکل مارے رہیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو1 تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔'']

میں مذکور مردوں کے علاوہ ہے تو عورت پر پردہ فرض ہے اپنا پردہ کرے خواہ الگ پردہ لٹکائے، اگر مرد اُستاد سے عورت کے باپردہ تعلیم حاصل کرنے میں فتنہ وفساد کا خدشہ ہو تو پھر باپردہ تعلیم حاصل کرنا بھی درست نہیں۔ ۲۷، ۱۱، ۱۴۲۲ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

محدث فتویٰ